بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچی کا نام "حدیث" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مفتی صاحب سے عرض ہے کہ بیٹی کا نام حدیث رکھنا کیسا؟ براہ کرم رہنمائی فرمادیں۔

جواب

حدیث کے معنیٰ: "نئی اور جدید" کے ہیں، مگر شریعتِ مطہرہ کی اصطلاح میں حدیث کا ایک خاص مفہوم ہے، یعنی جب بھی لفظ "حدیث" بولا جاتا ہے، تو اس سے فوراً ذہن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی طرف جاتا ہے، اس لحاظ سے یہ نام رکھنا مناسب نہیں، کیونکہ اس کی طرف بری نسبتیں کرنے کا شدید اندیشہ رہتا ہے، مثلاً جیسے بچوں کے لیے کہہ دیا جاتا ہے کہ حدیث بری ہے، حدیث خراب ہوگئی، حدیث نے جھوٹ بولا، وغیرہ الفاظ معاذاللہ کہہ دیئے جاتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "افلح (کامیاب)، نجیح (کامیاب)، رباح (نفع)" نام رکھنے سے اس بنا پر منع فرمایا کہ پوچھا جائے گا کہ کیا یہاں افلح / نجیح یعنی کامیاب، یا رباح یعنی نفع ہے، تو کہا جائے گا کہ نہیں، (تو یہ اچھی اور مناسب بات نہیں)۔ بہتر یہ ہے کہ بچی کا نام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، بیٹیوں، صحابیات (نیک خواتین) رضی اللہ عنہن کے نام پر رکھا جائے کہ حدیث پاک میں اچھے لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، نیز امید ہے کہ اچھے نام کی برکت اور ان بزرگ ہستیوں کی برکت بھی بچی کے شاملِ حال ہوگی۔

حدیث کے معنیٰ کے متعلق فیروز اللغات میں ہے "حدیث: نئی چیز۔۔۔۔ اصطلاح شرع میں حضور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال، احکام اور افعال۔" (فیروز اللغات، صفحہ 564، فیروز سنز، لاہور)

افلح، نجیح وغیرہ ناموں کی ممانعت کے متعلق حدیث میں ہے "عن سمرۃ بن جندب، قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: لا تسمين غلامك يسارا و لا رباحا و لا نجيحا و لا أفلح فإنك تقول أثم هو فلا يكون فيقول لا" ترجمہ: حضرتِ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام نہ یسار رکھو، نہ رَبَاح، نہ نجیح اور نہ اَفْلَح، کیونکہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ نہیں ہوگا تو جواب آئے گا: نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الآداب، صفحہ 849، حدیث: 2137، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: "غلام سے مراد مطلقًا لڑکا ہے، خواہ بیٹا ہو یا غلام یا کوئی اور وہ جس کا نام رکھنا ہمارے قبضہ میں ہو، نہی تنزیہہ کی ہے یعنی یہ نام بہتر نہیں۔ یَسَار کے معنی ہیں: فراخی، عُسر (تنگ دستی) کا مقابل۔ رَبَاح کے معنی ہیں: نفع، خسارہ کا مقابل۔ نَجِیح کے معنی ہیں: کامیاب، ظفریاب۔ اَفْلَح کے معنی ہیں: نجات والا۔ یہ ممانعت صرف ان ناموں میں محدود نہیں بلکہ ان جیسے اور نام جن کے معنی میں خوبی و عمدگی ہو، جیسے: ظفر، برکت وغیرہ، یہ نام نہ رکھنا بہتر ہے اس کی وجہ خود بیان فرمارہے ہیں۔" (مراۃُ المناجیح، جلد06، صفحہ324، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب:

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ 58، حدیث2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔" (مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ30، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھیں۔ اس میں بچوں اور بچیوں کے بہت سے اسلامی نام بھی لکھے ہوئے ہیں، وہاں سے دیکھ کر کوئی سا بھی اچھا نام رکھا جاسکتا ہے۔ نیچے دئے گئے لنک سے یہ کتاب ڈاؤن لوڈ بھی کی جا سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5506

تاریخ اجراء: 28 ربیع الآخر 1448ھ/10 اکتوبر 2026ء